ڈاکٹر مناظر عاشق ہرگانوی

لطف اللہ مہندس - تاج محل کا ایک معمار

Ustad Ahmad was a unique and unparalled architect among all the architects of Taj Mehal. Lutfullah Muhandis is, in particular, an important name among his sons. He was a poet also and Muhandis was his pen name. Apart from his Deewan of poetry, he wrote some other books out of which Jamilul Badai, Muntakhib ul Hisab, Risala Khawasul Aadad and Sehr Halal are important. This article deals with his introduction and research papers.

خلاصہ بیگم عرف تاج بی بی، جن کو ممتاز محل کہتے تھے، شاہجہاں کی بیوی، نواب آصف خاں وزیر کی بیٹی، نواب اعتماد الدولہ کے لڑکے کی لڑکی، کی موت دہر آرا نامی لڑکی کی ولادت ے امراض زچگی کے باعث ۱۶۳۰ء میں برہان پور میں ہوئی۔ قبل از مرگ، بیگم نے بادشاہ سے باتوں کا اقرار کرایا تھا:

۱۔ یہ کہ وہ دوسری شادی نہ کریں۔

۲۔ میرے مرقد پر ایسی عمارت تعمیر کرائیں جو دنیا بھر میں لاثانی ہو۔ بہت صاف ستھری اور خوش نما۔

اپنی چہیتی بیوی کی آخری خواہش کے مطابق شاہجہاں نے دور دور سے ماہانہ تنخواہ پر

Scanned by CamScanner

معماروں کو بلوایا اور چھ کروڑ پچاس لاکھ تیس سو اکیس روپیہ اس آدمی کی لاگت سے حقیقی رنگین پتھر وغیرہ، لاجورد، مونگا، سلیمانی غوری، ابلق، یشم، طلائی، سنگ گوالیار، سنگ موسیٰ، سنگ ... سنگ کسوٹی، سنگ سرخ، سنگ یشب، سنگ ... وغیرہ قیمتی پتھروں کا ایک خوشنما عجائب ... "تاج محل" بنوایا۔ یہ عمارت ... کے کتب خانہ علی کے نسخہ ۲۹۵ کے تحت ۱۰۴۰ھ میں شروع ہوئی تھی اور ۱۰۵۷ھ میں تمام ہوئی۔

"حقیقت چہرۂ عمارت روضہ مقدس مطہرہ حضرت ممتاز الزمانی نواب تاج محل عہد علیا ارجمند بانو بیگم شروع تیاری عمارت در ۱۰۴۰ھ و در ۱۰۵۷ھ اتمام یافت۔" (۱)

ونسنٹ اسمتھ اور ہیولس کے مطابق تاج محل ۱۶۳۲ء میں تعمیر ہونا شروع ہوا اور اپنی تمام تر خوبصورتی کے ساتھ ۱۶۵۲ء یعنی ۲۰ سال میں مکمل ہوا۔ (۲)

تاج محل کی تعمیر میں جو زمانہ صرف ہوا اس میں مؤرخین کا اختلاف ہے۔

تاج محل کے معماروں میں بہت سے نام ملتے ہیں۔ محمد صالح کنبوہ نے ان میں استاد احمد اور حامد سر معماران نادرہ کا تذکرہ کیا ہے (۳)۔ سر سید احمد خاں نے بھی "آثار الصنادید" میں قلعۂ شاہجہاں کی تعمیر کے ذکر میں لکھا ہے کہ:

"استاد احمد اور حامد اپنے فن میں اپنا نظیر نہیں رکھتے تھے اور ہندسہ و ہیئت میں ثانی اقلیدس اور رشک ارشمیدس تھے۔"

تاج محل کے اس نادر العصر معمار احمد کے تین لڑکے تھے۔ عطاء اللہ نادر العصر، لطف اللہ مہندس اور نور اللہ معمار۔

لطف اللہ مہندس کا لقب لطف اللہ اور تخلص مہندس تھا۔ جیسا کہ اس نے خود لکھا ہے:

منکہ ہستم فقیر لطف اللہ

ہم مہندس شہید در افواہ

Scanned by CamScanner

خاکہائے ہزاروں گہر

پدر استاد احمد معمار

سید سلیمان ندوی کے پیش کردہ دیوان لطف اللہ مہندس کی مختصر کیفیت ایل کے اشعار سے واضح ہے۔ دیوان کی ابتدا نعتیہ قصیدہ سے ہوتی ہے جس کے آخر میں صاحب دیوان اپنا نام، اپنے باپ کا نام اور اپنے مشاغل درس و تدریس کا ذکر کرتا ہے:

باش لطف اللہ احمد چہ کنی فخر بعلم
جہل ازیں علم تو بہتر کہ نیاید بعمل
عمر در درس بسر بردی و در آخر کار
ہیچ حاصل نشد از مدرسہ جز و بحث و جدل

دارا شکوہ کی مدح کرتے ہوئے ایک جگہ اپنے تخلص کے لفظ مہندس سے لطیف استدلال کرتا ہے۔

در حق من گمان خطا می بری خطاست
ہرگز شنیدہ کہ مہندس خطا کند

دارا شکوہ کے بیٹے سلیمان شکوہ کی کتخدائی کی تاریخ بھی لکھی ہے۔

گفت جبریل ایں تاریخش
بسلیمان شدہ بلقیس قریں
(۱۰۶۴ھ)

لطف اللہ کا وطن لاہور تھا۔

کے بود آمدن قاصد فرخندہ پیام
مدتے شد کہ ز لاہور نیامد خبرے

حکمت، علم ہندسہ اور منطق میں اپنی قابلیت کا اظہار یوں کرتا ہے:

Scanned by CamScanner

معماروں کو بلوایا اور پھر کروڑ ہا روپوں کی لاگت سے دنیا بھر کی قیمتی پتھروں سے جمنی، فیروزہ، عقیق، مونگا، سلیمانی، لاجورد، یشب، سنگ موسیٰ، سنگ ابری، سنگ کسوٹی، سنگ سرخ، سنگ یشب، سنگ ... وغیرہ قیمتی پتھروں کا ایک خوبصورت مقبرہ "تاج محل" بنوایا۔ یہ عمارت روضہ کے لئے عمارت کی تعمیر ۱۰۴۲ھ کے قریب ۱۰۴۰ھ میں شروع ہوئی تھی اور ۱۰۵۷ھ میں تمام ہوئی۔

"مخفی نماند کہ عمارت روضہ مقدس منورہ حضرت ممتاز الزمانی نواب تاج محل مہد علیا ارجمند بانو بیگم شروع تیاری عمارت در ۱۰۴۰ھ و در ۱۰۵۷ھ تمام یافت۔" (۱)

انسائیکلوپیڈیا اور ... کے مطابق تاج محل ۱۶۳۲ء میں تعمیر ہونا شروع ہوا اور اپنی تمام تر خوبصورتی کے ساتھ ۱۶۵۲ء یعنی ۲۰ سال میں مکمل ہوا۔ (۲)

تاج محل کی تعمیر میں جو زمانہ صرف ہوا اس میں مورخین کا اختلاف ہے۔

تاج محل کے معماروں میں بہت سے نام ملتے ہیں۔ محمد صالح کنبوہ نے ان میں استاد احمد اور حامد سر معماران نادرہ کا تذکرہ کیا ہے (۳)۔ سرسید احمد خاں نے بھی "آثار الصنادید" میں قلعہ شاہجہاں کی تعمیر کے ذکر میں لکھا ہے کہ

"استاد احمد اور حامد اپنے فن میں اپنا نظیر نہیں رکھتے تھے اور ہندسہ و ہیئت میں ثانی اقلیدس اور رشک ارشمیدس تھے۔"

تاج محل کے اس نادر العصر معمار احمد کے تین لڑکے تھے۔ عطاء اللہ نادر العصر، لطف اللہ مہندس اور نور اللہ معمار۔

لطف اللہ مہندس کا لقب لطف اللہ اور تخلص مہندس تھا۔ جیسا کہ اس نے خود لکھا ہے

منکہ ہستم فقیر لطف اللہ
ہم مہندس شہید در افواہ

Scanned by CamScanner

Scanned by CamScanner

بر من ہیچ مداں کشف شد از فیض ازل
راز سربستہ کہ بر ہندسہ داں مشکل بود
صرف در منطق و حکمت شدہ ایں عمر عزیز
لیک آں نکتہ نخواندم کہ در و حاصل بود

علم ہندسہ کی بدولت، بحر محیط سے آشنائی کا بیان ایک دوسری جگہ یوں لکھا ہے:

از دولتِ ہندسہ مہندس
با بحر محیط آشنا شد

لطف اللہ مہندس کی مندرجہ ذیل کتابوں کا پتہ چلتا ہے:

۱۔ جمیع البدائع ۲۔ منتخب الحساب ۳۔ رسالہ خواص اعداد ۴۔ آسمان سخن
۵۔ صور صوفی ۶۔ شرح خلاصۃ الحساب ۷۔ دیوان ۸۔ سحر حلال

"جمیع البدائع" (۴) وزارت پناہ فضائل دستگاہ شیخ نظام الدین ابن شیخ محمد صالح کی تالیف "مجموع الصنائع" سے ماخوذ ہے۔ یہ کتاب ایک مقدمہ اور دو باب پر مشتمل ہے۔

مقدمہ: تقسیم کلام

باب اول: صنائع لفظی کا بیان

باب دوم: صنائع معنوی کا بیان

رسالہ "منتخب الحساب" کے نسخہ (۵) کی ابتدا یوں ہے:

"اما بعد می گوید فقیر لطف اللہ مہندس ابن استاد احمد معمار لاہوری غفر اللہ لہ و والدیہ و احسن الیہما و الیہ کی کتاب حساب را تصنیف است او محقق و تحریر مدقق شیخ بہاء الدین محمد بن حسن عاملی است رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مشتملت بر قواعد شریفہ و فوائد لطیفہ باشارت خلاصہ دودمان سیادت منتخب خاندان وزارت میر سعید ابن امیر محمد یحییٰ دام اللہ اقبالہ و ضاعف اجلالہ

Scanned by CamScanner

ترجمہ کردم چوں آں لوح خلاصہ تمام داشت۔ ایں لوح را مختص ۱۰۴۹ھ نام

نہادم نام تاریخ تالیف ایں رسالہ است"

"رسالہ خواص اعداد" (۲) چار مقالوں میں ہے اور اسے لطف اللہ مہندس نے ابن سینا کے تتبع میں حساب پر لکھا ہے:

"کما بعد می گوید لطف اللہ مہندس متخلص بہ مہندس ابن استاد احمد معمار
لاہوری کہ ایں رسالہ ایست کہ علم ارثماطیقی، خواص اعداد بوعلی سینا کہ
اللہ تصنیف پیش از یک باز کند زوج الزوج۔ شیخ الرئیس۔"

مہندس نے "تذکرہ دولت شاہ" کا اختصار "آسمان سخن" کے عنوان سے نظم کیا جسے اسپرنگر نے فہرست مخطوطات اودھ ص ۱۳۲ پر بیان کیا ہے (۷)۔ وہ لکھتا ہے کہ لطف اللہ مہندس ابن احمد نے اس کا نظم میں اختصار کیا۔ اس کے مقدمے سے جو بارہ اشعار پر مشتمل ہے۔ قاضی کرمانی نے تذکرہ دولت شاہ کو فارسی نظم میں اکبر کے زمانہ میں لکھا تھا اور سات طبقات کے بجائے دس میں کیا تھا۔ مگر لطف اللہ مہندس نے جو اورنگ زیب کا ہمعصر تھا، اس نظم کو شکل جلی دی۔ اس نے دو برج زائد کیے تا کہ تعداد دائرۃ البروج کے نشانات کے ساتھ مناسبت پیدا کرے اور اس وجہ سے اس کا نام آسمان سخن رکھا۔ قریباً دو سو پچاس اشعار میں ہے اور ہر ایک میں شاعر کا نام ہے:

شکر خدائی کہ آسمان سخن
بیافرید محیط نہ آسمان کہن

لیکن اس کا سب سے بڑا کام ۱۰۵۰ھ میں اپنے باپ کے کہنے پر "صور صوفی" مصنفہ عبدالرحمن الصوفی المتوفی ۳۷۶ھ کی کتاب کا، جو ستاروں کے اشکال و صور پر ہے، فارسی ترجمہ ہے۔ اس کا ایک نسخہ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ میں لطف اللہ مہندس کے ہاتھ کا لکھا ہوا موجود ہے۔

حوالہ جات وحواشی

۱۔ آغاز تعمیر ۱۰۴۰ھ تو ہم عصر کتب تاریخ میں درج ہے مگر تاریخ اختتام ۱۰۵۷ھ دیگر کتب میں نہیں ہے۔ تاریخ اختتام روضہ کے اندرونی دروازہ پر بڑی محراب کے کتبات آیات قرآنی کے آخر میں درج ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مؤلف نسخہ ہذا نے سنی سنائی باتیں نہیں کیں بلکہ جو کچھ لکھا ہے خود دیکھ کر اور پیمائش کر کے لکھا ہے۔

۲۔ نسخہ عمل صالح مطبوعہ بنگال ایشیاٹک سوسائٹی میں تاریخ ۱۰۷۸ھ درج ہے، جو سراسر غلط ہے۔

۳۔ نسخہ برٹش میوزیم ADD-2622

۴۔ ''ہمایوں''، جون ۱۹۳۷ء

۵۔ روزنامہ ''انقلاب''، ۲۰ اپریل ۱۹۳۲ء

۶۔ برٹش میوزیم، ADD 10-744

۷۔ سالنامہ ''کارواں''، ۱۹۳۴ء

Scanned by CamScanner